سوال

اور عر (81) کا نا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلام میں قوالی کی کیا اہمیت ہے ؟ آج کل لوگ اسے عبادت سمجھ کرسنتے ہیں بلکہ بڑے بڑے عرسوں اور میلوں پر اسپیشل قوال بلائے جاتے ہیں اور وہ سر ، ساز کے ساتھ قوالیاں گاتے ہیں ۔ قرآن وسنت کی رو سے اس کی وضاحت فرمائیں ۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ ان میلوں پر جو دیگیں پکا کر تقسیم کی جاتی ہیں ، ان

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

سلسلہ بہت وسیع ہوتا جا رہا ہے اکثر گاڑیوں ، بسوں وغیرہ میں صبح ہوتے ہی ڈرائیور حضرات قوالی کا سماع کرتے ہیں ۔ بعض دفعہ یوں بھی ہوا کہ اگر کوئی ڈرائیور گاڑی چلاتے وقت گانے لگا دے اور اس کو منع کیاء جائے تو وہ گانوں کی کیسٹ بند کر کے قوالی لگا دیتے ہیں ۔ جب اس سے روکا جائے تو کہتے ہیں مولوی

أكبر الكبائر الإشراك بالله (کتاب المرتدین وغیرہ)

بیرہ گناہوں سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے ۔'' (کتاب المریدین وغیرہ)

م قوالیوں میں ڈھول ، سارنگی ، مزامیر اور آلاتِ لہوولعب وغیرہ بجائے جاتے ہیں جو شرعاً بالکل حرام ہیں ۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ٦ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ..7لقمان

''اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو گانے بجانے کے آلات خریدتے ہیں ۔ اس لئے کہ سمجھ بوجھ کے بغیر اللہ تعالیٰ کی راہ سے (لوگوں کو) بہکا دیں ۔ اور اس کو ہنسی مذاق بنا دیں ۔ ایسے لوگوں کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہو گا ۔ اور جب (ان لوگوں میں سے) کسی کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اکڑ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اس آیت کریمہ میں (لھوالحدیث) سے کیا مراد ہے ؟ تو انہوں نے فرمایا :

لغناء واللہ لا إلہ إلا ہو یردد ہا ثلاث مرات.))

''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ، اس سے مراد گانا ہے ۔ آپ نے اس بات کو تین مرتبہ دہرایا ۔'' (تفسیر ابنِ کثیر ۳/۴۸۶)

للہ بن عباس ، جابر ، عکرمہ رضی اللہ عنھم ، سعید بن جبیر ، مجاہد مکحول ، عمرو بن شعیب اور علی بن بذیمہ رحمۃ اللہ علیھم سے مروی ہے ۔ (ملاحظہ ہو تفسیر ابنِ کثیر)

م حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

ت ہذہ الآیۃ ـــ فی الغناء المزامیر.))

یمہ سے معلوم ہوا کہ گانا ، بجانا اور اس کے آلات خریدنا بالکل ناجائز اور حرام ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے گمراہی کا باعث ہے ۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ گانے بجانے اور ان کے آلات خریدتے ہیں اور سنتے ہین ، ان پر اگر اللہ تعالیٰ کا قرآن پڑھا جائے تو وہ اس سے اعراض کرتے اور منہ موڑتے ہیں اور ایسے

ن أمتی أقوام یستحلون الحر والحریر والخمر والمعازف.))

ہیں ایسے لوگ ہوں گے جو عورتوں کی شرمگاہ ، ریشمی کپڑے اور شراب اور باجے حلال ٹھہرائیں گے ۔'' (ملاحظہ ہو صحیح بخاری وغیرہ)

ص ۶۰ حصہ اوّل پر ایک سائل کا سوال یوں درج ہے :

پ سے رخصت ہوا اور واسطے نماز مغرب کے مسجد میں گیا ، بعد نماز مغرب میرے ایک دوست نے کہا کہ چلو ایک جگہ عرس ہے ، میں چلا گیا ۔ وہاں جا کر کیا دیکھتا ہوں ۔ بہت سے لوگ جمع ہیں اور قوالی اس طریقے سے ہو رہی ہے کہ ایک ڈھول دو سارنگی بج رہی ہیں اور چند قوال پیران پیر دستگیر کی شان میں اشعا

حمد رضا خان اس سائل کا جواب یوں تحریر کرتے ہیں :

: ایسی قوالی حرام ہے ۔ حاضرین سب گناہگار ہیں اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والے پر ، بغیر اس کے کہ عرس کرنے والے کے ماتھے قوالوں کا گناہ جانے سے قوالوں پر گناہ کی کچھ کمی آئے یا اس کے اور قوالوں کے ذمہ حاضرین کا وبال پڑے ۔

اس کے بعد آگے ص ۶۵ ، ۶۴ پر رقم طراز ہیں :

شریف میں ہے ایک آدمی نے سلطان المشائخ کی خدمت میں عرض کیا کہ ان ایام میں بعض آستانہ دار درویشوں نے ایسے مجمع میں جہاں چنگ و رباب اور دیگر مزامیر تھے رقص کیا ، فرمایا انہوں نے اچھا کام نہیں کیا ۔ جو چیز شرع میں ناجائز ہے ، ناپسندیدہ ہے ، اس کے بعد ایک نے کہا جب یہ جماعت اس مقام

! کیسا صاف ارشاد ہے کہ مزامیر ناجائز ہیں اور اس عذر کا کہ ہمیں استغراق کے باعث مزامیر کی خبر نہ ہوئی ، کیا مسکت جواب عطا فرمایا کہ ایسا حیلہ ہر گناہ میں چل سکتا ہے ۔ شراب پیئے اور کہہ دے شدت استغراق کے باعث ہمیں خبر نہ ہوئی کہ شراب ہے یا پانی ، زنا کرے اور کہہ دے کہ غلبہ حال کے سبب ہمیں

احمد رضا خان کی مذکورہ بالا عبارت سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ قوالی سننا ، سنانا ، عرسوں اور میلوں پر اس کا انعقاد کروانا حرام و ناجائز ہے ۔ کیونکہ اس میں گانے بجانے کے آلات ڈھول ، سارنگی وغیرہ بجائے جاتے ہیں جن کی شریعت اسلامیہ میں قطعاً کوئی گنجائش نہیں ۔

ے اشعار ہوں جو کتاب وسنت کے مطابق ہوں اور مذکورہ خرابیوں سے پاک ہوں تو انہیں پڑھنا جائز و درست ہے جیسا کہ سیدنا احسان رضی اللہ عنہ شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشعار کہا کرتے تھے ۔ باقی رہا اہل قبور کے لئے نذر و منت کی پکائی ہوئی دیگیں یا مردوں پر چرھائے ہوئے چڑھاوے تو یاد رہے کہ س

ملّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَمَ ، فَقَالَ : إِنِّی نَذَرتُ أَنۡ أَنۡحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَمَ : «ہَلۡ کَانَ فِیہَا وَثَنٌ مِنۡ أَوۡثَانِ الۡجَاہِلِیَّةِ یُعۡبَدُ؟» قَالُوا : لَا، قَالَ : «ہَلۡ کَانَ فِیہَا عِیدٌ مِنۡ أَعۡیَادِہِمۡ ؟» ، قَالُوا : لَا، قَالَ رَسُولُ اللَّہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَمَ : «أَوۡفِ بِنَذۡرِکَ ، فَإِنَّہُ لَا وَفَاءَ لِنَذۡرٍ فِی مَعۡصِیَةِ اللَّہِ ، وَلَا فِیمَا لَا یَمۡلِکُ ابۡنُ آدَمَ .))

میں) نذر مانی تھی کہ بوانہ مقام میں اونٹ ذبح کروں گا ۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہاں جاہلیت میں کسی بت کی پرستش ہوتی تھی ؟ لوگوں نے جواب دیا نہیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا وہاں تہوار یا میلہ لگتا تھا ؟ انہوں نے کہا نہیں ۔ پھر آپ

س حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر و نیاز اللہ کے نام کی دینی چاہیے ۔ دوسری بات کہ کسی ایسی جگہ پر اللہ کے نام کی نذر پورا کرنا جائز نہیں جہاں کسی صنم کی پوجا کی جاتی رہی ہو اگرچہ وہ اب باقی نہ رہا ہو۔ ''

ے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

1ج

محدث فتویٰ